روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۲۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۵ | منگل ۲۲۔جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۷۔فتح ۱۳۷۲ ہش ۷۔دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الٰہی پڑھنے اور معنی سیکھنے کی کوشش کریں

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ خواہ کوئی ۸۰ برس کا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی کلام الٰہی کے پڑھنے اور معنی سیکھنے کی کوشش کرے۔ کون کہتا ہے کہ بڑی عمر میں پڑھا نہیں جاتا۔ جس طرح وہ دنیا کے کاموں میں محنت کرتے اور مشکلات اٹھاتے اور وقت صرف کرتے ہیں اگر اس کا نصف حصہ بھی کلام الٰہی کے سیکھنے میں لگائیں تو سیکھ سکتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔

حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جبتک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۴۔۲۲۳)

محترمہ صاحبزادی امتہ الشکور صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

بے حد مصروفیت کے باعث میں جلد جواب نہ دے سکی۔ الفضل میں براہ مہربانی تصحیح کرلیں۔ آپ جو میری کتاب میں سے چند صفحات الفضل میں لکھ رہے تھے۔ ان میں یہ دو باتیں غلط لکھی گئی ہیں۔ اگر کتاب میں ہی غلطی ہے تو براہ مہربانی خدام الاحمدیہ والوں کو بھی مطلع کردیں۔ تاکہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو جائے یہ تو سب کو علم ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات دن کے ساڑھے دس بجے ہوئی تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۵۵۴) اغلباً لکھتے ہوئے یا پرنٹنگ کے وقت یہ غلطی ہوگئی۔ دوسرا واقعہ شاید کسی اور کتاب سے لیکر لکھا گیا ہے شاید عرفانی صاحب کی کتاب سے۔ اسے چیک کرنا پڑے گا۔ بہرحال تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۵۶۳ پر یہ اس طرح درج ہے "حضور کا جسدِ مبارک صندوق سے نکال کر ایک آم کے درخت کے نیچے چارپائی پر اور صندوق اور برف گڈے پر رکھے گئے... احباب جنازہ کو شانہ بشانہ اٹھا کر قادیان کی طرف روانہ ہوگئے"

مہربانی فرما کر یہ تصحیح جلد از جلد الفضل میں شائع کردیں۔ میں ان احباب کی جنہوں نے آپ کی توجہ اس غلطی کی طرف مبذول کروائی اور میر محمود احمد صاحب کی بھی جنہوں نے مجھے اس بارہ میں لکھا۔ بہت ممنون ہوں۔

حیران ہوں کہ کتاب چھپنے سے پہلے جب اس کی پروف ریڈنگ ہو رہی تھی۔ کسی نے بھی اس غلطی کو صحیح نہیں کیا۔ خیر افسوس ہے کہ تاریخی لحاظ سے ایک غلط بات احباب کے خاص طور پر معصوم بچوں کے سامنے پیش کی گئی۔

اعلان نکاح

○ محترمہ فہمیدہ لطیف صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ۔ حلقہ شمالی چھاؤنی اہلیہ محترم میجر عبداللطیف صاحب۔ نائب امیر جماعت لاہور تحریر کرتی ہیں کہ۔

ان کی بھانجی عزیزہ ڈاکٹر حمیرا مبشر صاحبہ شمالی چھاؤنی لاہور کا نکاح مورخہ ۱۹۔نومبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ 'دارالذکر میں مربی سلسلہ مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب نے ان کے بھانجے محترم ڈاکٹر اکبر نعمان خان آف ٹورنٹو (کینیڈا) سے بعوض بیس ہزار ڈالر پر پڑھایا۔

ڈاکٹر حمیرا مبشر صاحبہ 'فلائٹ لفٹیننٹ محمد سلیمان مبشر صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ پرنسپل کالج آف کمیونٹی میڈیسن لاہور کی بیٹی اور ڈاکٹر اکبر نعمان صاحب محترم اصغر حسین خان صاحب آف ٹورنٹو

باقی صفحہ ۷ پر

متقیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

متقیوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ کسی کے ساتھ کسی کا باپ ہے۔ کسی کے ساتھ باپ اور ماں دونوں ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے بھائی ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے دوست۔ کسی کو اپنے جتھے پر ناز ہے غرض معیت کے سوا انسان کبھی خوشحال نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے بیوی ہو تب انسان خوش ہوتا ہے۔ حاکم ہو' فوج ہو مال و اسباب ہو' جب جا کر خوشی حاصل ہوتی ہے معیت کا انسان متوالا ہے۔ میری طبیعت میں محبت کا مادہ ہے میں نے دیکھا ہے محبت بھی معیت کو چاہتی ہے بطال لوگوں میں محبت کا مادہ ہو تو وہ بھی معیت کے متوالے ہوتے ہیں۔ صوفیوں میں ان بطال لوگوں کے متعلق بحث بھی ہے مگر اس سے انکار نہیں کہ معیت کی تڑپ سب میں ہے۔ انسان جب سرد ملکوں میں جاوے تو گرم کپڑوں کی معیت' ریل کا سفر کرے تو پیسوں کی معیت چاہئے غرض انسان معیت کے بغیر کچھ بھی نہیں مگر خدا کی معیت سے بڑھ کر کوئی معیت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت موجود ہے۔ سوتے جاگتے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری معیت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ میں تمام عقائد صحیحہ اور اعمال صالح آجاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی محسنون فرمایا۔ اور احسان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ایسی عبادت کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یا کم از کم یہ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(خطبہ فرمودہ ۱۸۔اپریل ۱۹۱۰ء)

خدا سے صلح کرو سچی پرہیزگاری سے کام لو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۷ / فتح ۱۳۷۲ھش ۷ / دسمبر ۱۹۹۳ء

تکبر سے بچنا ضروری ہے

بہت سی غلطیاں ایسی ہیں کہ انسان ان کا اعتراف کرلیتا ہے۔ غلطی کرتے ہوئے اس کا احساس نہ بھی ہو جب توجہ دلائی جائے تو وہ مان لیتا ہے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے۔ اور معذرت بھی کرلیتا ہے۔ اکثر کہہ دیتا ہے کہ میں یہ غلطی کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن ہوگئی۔

ایک غلطی ایسی ہے جس کا وہ کبھی اعتراف نہیں کرتا۔ جس کا اسے کبھی احساس نہیں ہوتا اور اگر اس غلطی کی طرف توجہ دلائی جائے تو اس کا رویہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ توجہ دلانے والے پر برس پڑتا ہے۔ وہ غلطی ہے تکبر کی۔ انسان یہ بھی اقرار کرلیتا ہے کہ اس سے جھوٹ بولا گیا۔ اس سے غیبت ہوئی۔ لیکن یہ کبھی نہیں مانتا کہ اس نے تکبر کیا۔ وہ تکبر کو تکبر مانتا ہی نہیں۔ معذرت نہیں کرتا۔ معافی نہیں مانگتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باقی غلطیوں کی تلافی کے لئے وہ تیار ہو جاتا ہے تکبر کی تلافی نہیں کرتا۔

حقیقت یہ ہے کہ تکبر ہے ہی ایک ایسی غلطی (ہم غلطی کا لفظ برائی کی جگہ استعمال کر رہے ہیں) جس کا اپنے آپ کو پتہ چلنا نہایت مشکل ہے۔ اور اس کی شکلیں۔ یا اس کی جہتیں۔ اتنی زیادہ ہیں کہ سب پر نظر رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور ان سب شکلوں کی انسان کوئی نہ کوئی توجیح کرلیتا ہے۔ اور ان کی توجیح اسے خوبصورت نظر آتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں "کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ علم کے لحاظ سے۔ نہ دولت کے لحاظ سے۔ نہ وجاہت کے لحاظ سے۔ نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جلّ شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔"

حضرت اقدس کے اس ارشاد میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے انہیں پیش نظر رکھنے اور ان پر غور کرنے سے ہی تکبر سے بچا جا سکتا ہے۔ اگر ہمارے پاس علم ہے (اور علم تو بہت سے لوگوں کے پاس ہے) اگر ہمارے پاس دولت ہے (اور امیر بھی دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر ہیں) اگر ہمیں وجاہت نصیب ہے (اور ہم سے بہت زیادہ وجیہ لوگ موجود ہیں) اگر ہماری ذات اور ہمارے خاندان کو لوگ بڑی کہتے ہیں (اور ہم سے بھی بہتر خاندان اور ذات والے لوگ موجود ہیں) تو ہمیں ان باتوں کو زیر غور لانا چاہئے اور دل و دماغ پر زور دے کر بھی ان باتوں میں انکسار کی صورت اختیار کرنی چاہئے اور تکبر سے بچنا چاہئے۔

سوچنے کی بات ہے پر سوچنے والے ہیں کم
ہم بڑے ہونگے مگر ہم سے بڑے موجود ہیں
ایک ہی معبود ہے جو سب بڑوں سے ہے بڑا
پھر خدا جانے دِلوں میں کیوں کئی معبود ہیں

ابوالاقبال

دل میں نامعلوم رستوں سے اتر جاتے ہیں لوگ
بات ہوتی ہے ہماری اور سمجھاتے ہیں لوگ

شاہراہوں پر لہو کچھ اس قدر ارزاں ہوا
دو قدم گھر سے نکلنے پر بھی گھبراتے ہیں لوگ

آپ کیوں سمجھیں گے قسمت کے بدلنے کا عمل
آپ کے رستے میں آتے ہیں تو ٹل جاتے ہیں لوگ

یوں تو نیزوں پر سجے رہتے ہیں سر ہر حال میں
جن کے سر ہوتے ہیں بس اک وہ بدل جاتے ہیں لوگ

کس قدر ہے نیکیوں کو شوق اظہار انا
ارتکابِ جرم ہم کرتے ہیں شرماتے ہیں لوگ

فکرِ مرہم ہے گئے وقتوں کی فرسودہ سی بات
زخمِ دل کو زخمِ جاں سے آج سہلاتے ہیں لوگ

جن کے کاندھوں پر صلیبیں سر پہ ہیں کانٹوں کے تاج
ایسے لوگوں کو خدا تک بھی تو منواتے ہیں لوگ

جرم کرکے چھُوٹ جاتے ہیں نسیم اس دور میں
اور ناکردہ گناہوں کی سزا پاتے ہیں لوگ

نسیم سیفی

اللہ کی طرف دوڑیں

انسانی زندگی تو مسائل سے گھری ہوئی ہے۔ صبح سے شام تک یا تو امیدیں بندھ رہی ہیں یا نقصان کی خبریں آرہی ہیں اس لئے خوف و رجا کی تمام حالتوں میں آپ اللہ کی طرف دوڑنے کی کوشش کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ نے خدا کی طرف دوڑنے کی عادت نہ ڈالی تو پھر بڑے وقتوں میں آپ نہیں دوڑ سکیں گے اگر آپ کو خدا کی پناہ گاہوں کی طرف دوڑنے کی عادت نہیں رہی تو آپ کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی سہارے کے پڑے رہ جائیں گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

اطاعت.... قوموں کی ترقی کا راز

اطاعت ایک ایسا وصف ہے کہ جس کے بغیر دنیا کے بیشتر کام سرانجام نہیں دیئے جا سکتے۔ ایک گھوڑا سوار کو ہی لے لیں یا گھوڑا تانگہ میں جتا ہوا ہے تب بھی جس کے ہاتھ میں اس کی باگ ہے جب تک وہ اس کے اشاروں پر عمل کرتا ہے کام بخوبی سرانجام پاتے ہیں لیکن جوں ہی جو اسے حکم دیا جاتا ہے وہ اس کے برعکس عمل کرے یا عمل ہی نہ کرے مثلاً کوچوان دائیں مڑنے کا اشارہ دے اور وہ بائیں طرف مڑ جائے روکنے کا اشارہ دے تو بھاگنے لگے تو نہ صرف مقصد حاصل نہ ہو گا بلکہ عین ممکن ہے کہ اس حکم عدولی کے نتیجہ میں کئی جانوں کا نقصان بھی ہو جائے۔ اسی طرح بچے اگر والدین کی اطاعت نہ کریں یا استاد کی حکم عدولی کریں اور اس کے احکام کی پیروی نہ کریں تو بچوں کا مستقبل مخدوش ہو جاتا ہے۔ بچوں کی ٹریننگ کا یہ بہت بڑا حصہ ہوتا ہے کہ ان میں اطاعت کے وصف کو ابتداء سے ہی ان کی فطرت کا حصہ بنا دیا جائے۔ دنیا میں جو سکول بین الاقوامی شہرت کے حامل ہیں ان میں جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے وہ ڈسپلن اور اطاعت ہی ہوتی ہے۔ کھیلوں میں بھی جب تک ڈسپلن جو کہ اطاعت کی ہی ایک شاخ ہے پیدا نہ ہو ٹیم میدان میں جوہر دکھانے کے قابل نہیں رہتی اور شکست سے دوچار ہوتی ہے۔ آپ قانون کی اطاعت کیوں کرتے ہیں۔ بھلا اس میں کون سی فلاسفی مضمر ہے کہ سڑک کے بائیں طرف چلو۔ لیکن اگر آپ قانون کی اطاعت نہ کریں اور ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق جس طرف چاہے گاڑی چلانا شروع کر دے تو ایک حشر برپا ہو جائے۔ تمام نظام بگڑ جائے ہزاروں جانوں کا ضیاع ہو۔ غرض اطاعت کسی بھی نظام کا دل ہوتا ہے۔ پورس کے ہاتھیوں نے۔ خواہ کوئی بھی وجہ ہوئی۔ جب اپنے مہاوتوں کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور آگے بڑھنے کی بجائے خوف سے پیچھے بھاگے تو اپنی فوج کو ہی روند ڈالا۔ رسول کریم ﷺ کے حکم کے خلاف کہ تم لوگوں نے اس درہ کو کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑنا جب وہاں پر متعین صحابہ نے یہ خیال کر کے کہ اب دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں مال غنیمت سمیٹنا شروع کر دیا تو خالد بن ولید جو عقاب کی آنکھ رکھتے تھے درہ خالی دیکھ کر مسلمانوں پر عقب سے حملہ کر کے صورت کا پانسہ پلٹ دیا۔ اب یہ حادثہ کیوں پیش آیا۔ صرف اس لئے کہ حکم عدولی ہوئی اور جس امر کا انہیں حکم دیا گیا تھا اس کی اطاعت نہ کی گئی۔

ایک باقاعدہ ٹرینڈ فوج کا مقابلہ عام لڑنے والے لوگ کیوں نہیں کر سکتے حالانکہ جہاں تک لڑائی کا تعلق ہے دونوں کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں۔ دونوں لڑتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ عام لڑنے والے جسمانی لحاظ سے زیادہ طاقت ور ہوں زیادہ جفاکش بھی ہوں اور ابلے ہوئے چاولوں پر یا بھنے ہوئے چنوں پر گذارہ کر لیتے ہوں لیکن بالآخر فتح اسی کی ہوتی ہے جس میں ڈسپلن ہو اور اپنے کمانڈر کے حکم پر بلاچوں وچرا اطاعت کا مادہ ان میں موجود ہو۔ اگر ایک سپاہی محسوس بھی کر رہا ہو کہ اس کے افسر کا حکم غلط معلوم دیتا ہے مگر پھر بھی وہ حکم عدولی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ انگریزی میں ایک مثل مشہور ہے My country right or wrong یعنی میں اپنے ملک پر جان قربان کر دوں گا خواہ میرا ملک غلطی پر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہاں ملک کی سالمیت کا سوال ہے اس کے وقار کا سوال ہے۔ اگر لوگ یہ سوچنے لگ جائیں کہ ہمارے ملک نے جو قدم اٹھایا ہے وہ صحیح ہے یا غلط تو پھر ملک ہاتھ سے گیا۔ لڑائی سے پہلے جتنا مرضی ہے سوچ لو۔ قدم اٹھانے سے پہلے جو بحث کرنی ہے کر لو لیکن جب ایک دفعہ تمہارے بادشاہ یا امیر نے فیصلہ کر لیا ہے تو پھر یہ نعرہ ہو گا۔ یہی اصول قوموں کی زندگی پر چسپاں ہوتا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ کوئی قوم یا جماعت تیار نہیں ہوتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے جوش۔ اخلاص اور وفا کا مادہ پیدا نہ ہو۔ یہ جو غلط بلکہ مہلک تصور پیدا ہو گیا ہے کہ جو احکام تو اپنے ذوق کے مطابق ہوئے ان پر تو اطاعت دکھادی اور جو اپنی مرضی یا خواہش سے مطابقت نہ رکھتے ہوں وہاں چوں وچرا کرنے لگے۔ یہ تو پھر اپنے نفس کی اطاعت ہوئی نہ کہ امام کی۔ اطاعت تو نام ہی اس کا ہے کہ جب حکم صادر ہو جائے تو پھر اپنے نفس کو درمیان سے ختم کر دو۔ اسے ذبح کر ڈالو۔ اطاعت کا حسن تو تب ہی نکھرتا ہے کہ جب جو امر مزاج کے خلاف بھی ہو اس پر بھی اسلمتُ کہو اور دل سے کہو۔ دیکھیں ابلیس کیوں خدا کی درگاہ سے دھتکارا گیا اور راندہ ہوا۔ ایک طرف اللہ کی ذات جو مالک کل اور عقل کل ہے اور دوسری طرف اسی کی پیدا کردہ مخلوق۔ آخر وہ کونسی چیز تھی جس نے اسے انکار پر مجبور کیا۔ یہی بڑائی کا احساس تھا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ یہ تو مٹی سے پیدا ہوا ہے اور میری تخلیق آگ سے ہے۔ کہاں مٹی کہاں آگ۔ جو لوگ بھی امام کے حکم کا انکار کرتے یا اس میں کیڑے نکالتے ہیں ان میں بھی یہی ابلیسی صفت کی ایک رگ ہوتی ہے جو پھڑک اٹھتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم زیادہ عقل مند ہیں اور حکم دینے والا کم شعور رکھتا ہے۔ اول تو ایسا ہوتا نہیں خاص طور پر دینی جماعتوں میں جہاں امام کا انتخاب گو ظاہری طور پر لوگ ہی کرتے ہیں مگر دراصل اس کے پس پردہ اللہ کی ہی ذات ہوتی ہے جو تاریں ہلا رہی ہوتی ہے انتخاب کرنے والے تو محض پتلے ہوتے ہیں۔ لیکن دنیاوی صورت میں بھی جب کوئی لیڈر مقرر ہو جائے تو پھر اطاعت کے سوا دوسرا راستہ قومی تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ اسے لیڈر مقرر کرنے سے پہلے جو بھی تم نے کوشش کرنی ہے کر لو مگر جوں ہی وہ مقرر ہو جاتا ہے پھر تمہارے لئے امنا وصدقنا ہی رہ جاتا ہے۔ باقی پھر وہ جانے اور اللہ۔ اگر کسی مقام پر تمہیں احساس ہو کہ تمہارے لیڈر یا امام کو تمہارے مشورہ کی ضرورت ہے تو ضرور مشورہ دو۔ مشورہ دینا تو الہٰی احکام میں شامل ہے مثلاً ضروری نہیں کہ امام یا لیڈر جنگی امور کا بھی ماہر ہو۔ وہ ایک ماہر انجینئر بھی ہو۔ میری ناقص رائے میں جہاں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ باہمی امور آپس میں مشورہ سے طے کرو وہاں بھی اسی طرف اشارہ ہے ورنہ دین کے معاملہ میں تو وہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی حاصل کر رہے تھے اسی لئے جنگ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر عمل کیا اور وہ کتنا صائب اور مفید مشورہ تھا مگر آخری فیصلہ کا حق امام کو ہی رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ایک رائے پر فیصلہ کرنے میں خود اس کی راہ نمائی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نے جو مقام حاصل کیا تھا وہ کوئی چلہ کشیوں سے حاصل نہیں کیا تھا وہ تو انہوں نے اطاعت کے جذبہ کو عشق کی حد کمال تک پہنچا کر حاصل کیا تھا۔

انبیا ہمیشہ لوگوں کے لئے شمع ہدایت ہوتے ہیں۔ دیکھیں حضرت ابراہیمؑ نے کس طرح اسلمتُ کہا۔ اسلمتُ کہنے کے بعد انسان کو کوئی طمع کوئی لالچ پھر اسے اطاعت سے نہ پھیرے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی قوم کی حالت بھی کس طرح واضح کی ہے کہ اس قوم کا کیا حال ہوا جو بات بات پر جھگڑا کرتی تھی اور کس طرح پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی قوم سے چالیس برس تک جنگلوں کی خاک چھنوائی حتیٰ کہ وہ نسل جو جھگڑا کرتی تھی وہ ختم ہو گئی اور نئی نسل جو احکام پر بلاچوں وچرا عمل کرنے والی تھی تیار ہو گئی۔ جب اطاعت پوری ہو تب ہی ہدایت پوری ہوتی ہے۔ خدا کی خاطر جان دینے والا کیوں شہادت کا مرتبہ پاتا ہے۔ ورنہ جہاں تک موت کا سوال ہے موت تو ہر حالت میں آنی ہوتی ہے اس سے تو کسی کو بھی مفر نہیں۔ مگر جو شخص خدا کی خاطر اور اس کی اطاعت میں جان دینے کا قصد کر کے نکلتا ہے اور حیلے بہانے نہیں ڈھونڈتا۔ وہ اس بحث میں نہیں پڑتا کہ اس کے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ ان کی دیکھ بھال اور نان نفقہ کا کون والی ہو گا۔ اس پر ایک ہی حالت طاری ہوتی ہے اللہ کے احکام کی اطاعت اور بس۔ وہ غیر سے مستغنی ہو جاتا ہے اور اس کا درجہ اتنا بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں مردہ مت کہو زندہ ہیں۔

اطاعت کا جذبہ وہ ہونا چاہئے جس کا اظہار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے کیا کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کئی امور پر بحث کیا کرتے تھے لیکن جوں ہی انہوں نے بیعت کی تو فرمایا کہ اب آپ گواہ رہیں میں اب کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اب میرا کام صرف اطاعت ہے اور بس۔ اسی طرح حضرت مولانا نورالدین کا نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ جب انہیں حضرت بانی سلسلہ کی طرف سے تار موصول ہوا تو آپ مطب سے اسی وقت اٹھ کر بٹالہ روانہ ہو گئے۔ دوستوں نے کہا کہ سفر کا معاملہ ہے آپ نے دہلی جانا ہے کچھ زاد راہ رکھ لیں آپ کے پاس تو اس وقت جیب میں چند پیسے تک نہیں تو فرمایا کہ تار میں لکھا ہے کہ فوراً روانہ ہو جاؤ۔ ذرا بھی دیر کرنی اطاعت کی روح کے خلاف ہے۔

میں یہ مضمون مولانا ظفر علی خان مدیر اخبار زمیندار کے الفاظ پر بند کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں۔ "مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من اس کے اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔"

کہاں یہ جان نثار لوگ تھے اور کہاں ہم۔ کیا ہم اس اطاعت کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اب فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر پرویز پروازی

تعلیم الاسلام کالج کی دو اردو کانفرنسیں

الفضل' میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ہونے والی اردو کانفرنسوں کا ذکر ہو رہا ہے اور میرے ذہن میں اس دور کی تصویر چل رہی ہے مگر۔ کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں' اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے! کا مضمون ہے۔

وہ بھی کیا زمانہ تھا۔ تعلیم الاسلام کالج' ملک کے علمی اور ادبی حلقوں میں ایک خاص اہمیت رکھتا تھا۔ لوگ کالج کی تقریبات میں جوق در جوق آتے اور آنے کو سعادت سمجھتے تھے۔ ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۷ء کی اردو کانفرنسوں کا ذکر کرنے سے پہلے کالج کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی ادب پروری کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کالج میں جو کچھ ہوتا تھا وہ تنہا انہی کی ذاتی دلچسپی کا مرہون منت تھا۔ آپ کی ادب پروری نے کالج کی ادبی روایتوں کی تشکیل کی تھی۔ اگرچہ دونوں کانفرنسوں کے معتمد کے طور پر مجھے کام کرنے اور خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مگر رہنمائی اور توجہ حضور ہی کی تھی۔

۱۹۶۷ء میں حضور' امامت پر فائز ہو چکے تھے۔ کالج کے پرنسپل حضرت قاضی محمد اسلم صاحب تھے۔ میں نے کانفرنس کا پروگرام اور اخراجات کی تفصیل' حضرت قاضی صاحب کے سامنے رکھی تو قبلہ قاضی صاحب بہت پریشان ہوئے۔ فرمانے لگے! یہ اتنا بڑا ہاتھی پالنا کیا بہت ضروری ہے؟ کیوں نہ چھوٹی موٹی کانفرنس کریں۔" میں نے عرض کیا کہ" پہلی کانفرنس یک روزہ تھی اب کے دو روزہ کانفرنس ہونی چاہئے ملک کے علمی حلقوں میں ابھی سے ہماری کانفرنس کا چرچا ہونے لگا ہے اور میں تو پچھلے چھ ماہ سے اس کانفرنس کے سلسلہ میں خط و کتابت کر رہا ہوں! اب قدم پیچھے کیسے ہٹ سکتا ہے؟ قاضی صاحب کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ حضور چھ ماہ پہلے دوسری اردو کانفرنس کرنے کی ہدایت دے چکے ہیں اور یہ بھی فرما چکے ہیں کہ خرچ کی فکر نہ کرنا! بہرحال کام تو جاری ہی رہنا تھا اور یہی حضور کی ہدایت تھی۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کالج میں کانفرنسوں کے علاوہ بھی تقریبات منعقد کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے پرنسپل صاحب نے صرف اتنی ہدایت دے رکھی تھی کہ کام سلیقہ سے ہو اور ٹھیک ہو۔ اخراجات کی فکر مت کرو! ہمیں کالج اور کالج کے وسائل کا علم تھا اس لئے اپنی سی کوشش یہی کرتے تھے کہ ہماری تقریبات جماعت پر بوجھ نہ بنیں! ہمارا کالج' باہر کی دنیا سے ہمارا رابطہ کا پل تھا اور ہم اس پل پر ٹریفک جاری رکھتے تھے۔

۱۹۶۴ء کی کانفرنس کا افتتاح قبلہ قاضی صاحب کو کرنا تھا مگر آپ خرابی صحت کی بناء پر تشریف نہ لا سکے۔ ڈاکٹر وزیر آغا نے افتتاح کیا اور نہایت خوبصورت خطبہ پڑھا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا خطبہ نہایت اہم اور جاندار تھا۔ اس کانفرنس میں حضور نے یہ نعرہ دیا تھا کہ "اردو ہماری قومی زبان ہی نہیں مذہبی زبان بھی ہے" اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اردو زبان جماعت احمدیہ کی مذہبی زبان ہے کیونکہ حضرت بانی سلسلہ کا بیشتر لٹریچر اردو میں ہے اور اردو کے مذہبی لٹریچر میں ممتاز اور منفرد ہے۔ ابو الکلام آزاد نے حضور کے قلم کو اگر سحر کہا ہے تو کوئی بے جا بات نہیں کی ہے! اس لئے ہماری کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ ہم دوسروں کو یہ بتا سکیں کہ جماعت احمدیہ اردو کی ترویج و اشاعت میں کیوں دلچسپی رکھتی ہے!

۱۹۶۴ء کی کانفرنس میں پڑھے گئے مقالے " ذکر اردو' کے نام سے چھپے ہوئے موجود ہیں۔ مگر حال یہ ہے کہ میں نے کالج لائبریری سے اپنی ہی مرتب کی ہوئی اس کتاب کا ایک نسخہ طلب کیا تھا وہ بھی نہیں ملا۔ مجھے یاد ہے سجاد باقر رضوی صاحب نے اپنا مقالہ ختم کیا تو حضرت پرنسپل صاحب نے اٹھ کر باقر صاحب سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور مقالہ کی تعریف کی۔ کانفرنس کے تینوں اجلاسوں میں پرنسپل صاحب موجود رہے۔ اگرچہ پہلی کانفرنس میں ہماری توقعات سے بہت کم حاضری رہی مگر اس کا اثر بڑا دیرپا ثابت ہوا۔ ذکر اردو' ملک کے علمی حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی اور ۱۹۶۴ء کی کانفرنس کے ختم ہوتے ہی یہ سوال شروع ہو گیا کہ اگلی کانفرنس کب ہو گی؟

۱۹۶۵ء پاکستان کے لئے عموماً" اور جماعت احمدیہ کے لئے خصوصاً" بڑا انقلاب آفرین سال ثابت ہوا۔ حضرت امام جماعت الثانی کے انتقال نے جماعت کو ہلا کر رکھ دیا۔ حضور کی بے پناہ شخصیت اور نصف صدی کے عرصہ تک لمبی رہنمائی نے حضور کے وجود اور جماعت کے وجود کو ایک وجود بنا دیا تھا اس لئے حضور کا انتقال ہوا تو جماعت پر عجیب ہراس اور خوف طاری [illegible] اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پھر ایک ہا[illegible] مجتمع ہوئی اور ہم نے خوف کے بعد امن میں آ جانے کا تجربہ کیا۔ اپنی امامت کے پہلے سال میں حضور کی توجہ جماعت کے دوسرے اداروں کی طرف نسبتاً زیادہ رہی مگر کالج کو بھلا حضور کیسے بھول جاتے؟ ۱۹۶۷ء کے ابتدائی مہینوں میں میں کسی کام سے حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا! "دوسری کانفرنس دو دن کی کرنا"۔ حالانکہ میں نے کوئی ذکر اذکار کانفرنس کا نہیں کیا تھا ارشاد ملنے کی دیر تھی میں نے کام شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کوششوں میں بہت برکت ڈالی۔

اتفاق سے ۱۹۶۷ء والی کانفرنس کا جو پروگرام الفضل میں چھپا تھا وہ میرے پاس موجود ہے۔ یہ کانفرنس ۱۴ اور ۱۵/ اکتوبر' بروز ہفتہ اور اتوار منعقد ہوئی تھی اور اس میں ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے دو سو سے زیادہ مندوبین شریک ہوئے تھے۔ پاکستان ریلوے نے اس موقع پر خاص رعایتی کرایے کا اعلان کیا تھا۔ ۱۴۔ اکتوبر کو صبح دس بجے کالج کے ہال میں جناب پروفیسر اشتیاق حسین قریشی صاحب وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا اور خاکسار نے ملک کے مقتدر رہنماؤں' نامور ادیبوں اور ممتاز ہستیوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ سیدنا حضرت امام جماعت الثالث کا پیغام خاص طور سے دلچسپی اور حاضرین کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوا۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی صاحب نے اپنے خطبہ افتتاح میں تعلیم الاسلام کالج کی اس کوشش کو بہت سراہا اور اردو کو پیش آمدہ مسائل کا نہایت زیرکی سے تجزیہ کیا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ تعلیم الاسلام کالج کی یہ کوشش دوسرے اداروں کے لئے رہنما ثابت ہو گی اور وہ بھی اپنی قومی زبان کے ساتھ یک جہتی کا اظہار کریں گے۔

دوسرے اجلاس میں زبان کے مسائل پر بحث ہوئی۔ سید قدرت نقوی صاحب ملتان سے' مولانا یعقوب امجد صاحب کھاریاں سے' ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب سرگودھا سے شریک ہوئے۔ ہمارے دوست ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری جو اس وقت ایئر کموڈور تھے اور سرگودھا کے پی اے ایف سٹیشن کے کمانڈر تھے خود تو تشریف نہ لائے ان کا مضمون امداد باقر رضوی صاحب نے پڑھا۔ امداد باقر رضوی' جناب سجاد باقر رضوی کے بڑے بھائی تھے۔ ایئر کموڈور ظفر احمد چوہدری سے سرگودھا میں جو تعلق قائم ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک قائم ہے۔ ظفر صاحب ایئر مارشل ہو گئے اور پاکستان ایئر فورس کے سربراہ بن گئے تو مجھے ایئر فورس کے سالانہ مشاعرہ کا دعوت نامہ ملا۔ ظفر صاحب سے ملنے کے لئے میں ایئر ہاؤس پشاور گیا تو اسی تپاک اور محبت سے ملے جس تپاک سے پہلے ملتے تھے۔ چھوٹتے ہی دو چار شعر سنائے کوئی ڈیڑھ دو گھنٹے ملاقات رہی۔ رات کو مشاعرہ میں تو ظاہر ہے کہ چیف آف سٹاف کا آنا قیامت کا آنا تھا۔ ادب آداب رکھ رکھاؤ لحاظ ملاحظہ مگر ظفر صاحب نے وہاں بھی محبت کا سلوک روا رکھا۔ رشید قیصرانی جو اس مشاعرہ کے کرتا دھرتا تھے بڑے جز بز ہو رہے تھے کہ بلایا میں نے ہے اور تم چیف آف سٹاف کے پہلو میں بیٹھے ہو! مگر ہم کیا کرتے۔ ظفر صاحب کی محبت کشش کرتی تھی۔ یہ جملہ معترضہ لمبا ہو گیا۔ مگر ایک بات اور کہہ دوں۔ ظفر صاحب کا بیٹا عزیزی عارف' بچپن سے پولیو کا شکار تھا۔ میاں بیوی نے جس لگن سے اس کی دیکھ ریکھ کی اور اسے پالا پوسا وہ انہی کا حصہ ہے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ڈاکٹر ہے۔ ظفر صاحب نے یہ ساری روداد اپنی کتاب "معجزات اب بھی ہوتے ہیں" میں تفصیل سے لکھی ہے اور پڑھنے کی چیز ہے۔

کانفرنس کا تیسرا اجلاس دینی لٹریچر کے متعلق تھا۔ کہ سیفی صاحب جس لٹریچر کے بارہ میں آج کل لکھ رہے ہیں وہ لٹریچر اس اجلاس میں زیر بحث تھا۔ اس اجلاس کی صدارت جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب صدر شعبہ اردو' سندھ یونیورسٹی حیدر آباد کو کرنا تھی مگر مجھے لگتا ہے وہ تشریف نہیں لا سکے تھے اور عین وقت پر ان کی معذرت آ گئی تھی۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے "اردو میں قرآنی محاورات" کے بارہ میں لکھ کر بہت شہرت حاصل کی تھی۔ اس اجلاس میں جناب شیخ اسماعیل صاحب پانی پتی' جناب پروفیسر محمد سرور' ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد اور ڈاکٹر سید ناظر حسین زیدی' شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی نے شرکت فرمائی تھی۔

۱۴/ اکتوبر کا چوتھا اجلاس سائنسی تدریس کے مسائل کے بارہ میں تھا۔ جناب ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی' وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد صدر تھے۔ اس اجلاس میں کالج کے مندوب پروفیسر نصیر احمد خاں کے علاوہ' پنجاب یونیورسٹی کے مندوبین' جناب ڈاکٹر نذیر احمد اور جناب ڈاکٹر محمد عبد العظیم اور کراچی یونیورسٹی کے مندوب جناب میجر آفتاب حسن نے نہایت پر مغز مقالے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

دیکھا گیا ہے کہ اکثر عمر رسیدہ لوگوں کو غذا سے متعلقہ بہت سارے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے پھلوں اور سبزیوں کے جوس ان کی اس مشکل کا بہترین حل ہو سکتے ہیں۔ پھلوں اور سبزیوں کے جوسوں کے ذریعے وہ نہ صرف تمام غذائی اجزا بلکہ اکثر وٹامنز بھی حاصل کر سکتے ہیں جس سے صحت کو برقرار رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی صاحب ایسے ہوں جن کے لئے کیلوریز بھی ایک مسئلہ ہو تو پھر کئی پھلوں کے جوسوں کے ساتھ سوڈا ملا کر پینے سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

ذیل میں چند ایک پھلوں اور سبزیوں کے جوسوں میں موجود کیلوریز اور غذائی اجزاء کی تفصیل دی جا رہی ہے تاکہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

(۱) سیب کا جوس۔

(بغیر Unsweetened ٹین میں یا بوتل میں بند کیا ہوا)

۸ اونس=۱۱۷ کیلوریز

غذائی اجزاء= آئرن۔ پوٹاشیم

نوٹ۔ اس میں سیلی سی لیٹ بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ ایک اسپرین کی طرح کا قدرتی مرکب ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو اسپرین سے الرجی ہو ان کو اس سے بھی یہی شکایت ہو سکتی ہے۔

(۲) خوبانی کا جوس۔

(ڈبوں میں بند)

۸ اونس=۱۴۱ کیلوریز

غذائی اجزاء۔ وٹامن A' بیٹا کیروٹین آئرن۔ پوٹاشیم۔ اس کے علاوہ اس میں کچھ مقدار (pulpforfibre) فائبر کی بھی ہوتی ہے۔

نوٹ۔ اس میں بھی سیلی سی لیٹ موجود ہوتا ہے اس کے ساتھ ایسی غذا استعمال کی جانی چاہئے جس میں وٹامن سی کی کافی مقدار ہو تاکہ خوبانی میں وافر مقدار میں موجود آئرن کو ہضم کرنے میں آسانی پیدا ہو۔

(۳) گاجر کا جوس۔ (ڈبوں میں بند)

۶ اونس=۴۷ کیلوریز

غذائی اجزاء= وٹامن۔ اے۔ سی اور بی ۶ پوٹاشیم تھایامین۔ آئرن۔ میگنیشیم کیلشیم۔ ربوفلیوین۔

(۴) انگور کا جوس

(ڈبے یا بوتل میں بند)

۸ اونس=۱۵۴ کیلوریز

غذائی اجزاء پوٹاشیم۔ وٹامن بی۔ ۶۔ میگنیشیم۔ آئرن ربافلووین۔

یہ جوس دل کی بیماریوں کو روکنے میں مد ثابت ہوتا ہے۔ اس میں بھی سیلی سی لیٹ موجود ہوتا ہے۔

(۵) گریپ فروٹ جوس۔

(ڈبوں میں بند)

۸ اونس=۹۴ کیلوریز

غذائی اجزاء ۔ وٹامن سی۔ فولیٹ پوٹاشیم۔ میگنیشیم۔ تھایامین۔

نوٹ نمبر۱۔ سرخ یا گلابی گریب فروٹ کے جوس میں بیٹا کیروٹین خاص طور پر زیادہ ہوتے ہیں۔

نمبر۲۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس جوس کو سٹرا (نلکی) کے ذریعے پینا چاہئے۔ کیونکہ اس میں موجود سیٹرک ایسڈ دانتوں کے اینمل کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

(۶) لیموں کا جوس۔

۸ اونس=۱۰۱ کیلوریز۔

غذائی اجزاء وٹامن سی۔

اکثر اس جوس میں چینی کی خاصی مقدار ملائی جاتی ہے تاکہ اس میں موجود سیٹرک ایسڈ جو کہ خاصی مقدار میں ہوتا ہے اس کا مداوا کیا جا سکے۔ اس کی وجہ سے اس میں کیلوریز کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۷) اورینج جوس۔

تازہ نکالا ہوا۔

۸ اونس=۱۱۲ کیلوریز۔

غذائی اجزاء وٹامن سی۔ فولیٹ تھایامین۔ پوٹاشیم۔ میگنیشیم۔ نیاسین۔

اس میں فولیٹ بہت زیادہ مقدار میں موجود ہوتا ہے اسی لئے اس جوس کی حمل کے شروع کے مہینوں میں سفارش کی جاتی ہے۔ جس سے پیدائش کے نقائص میں کمی ہوتی ہے۔

(۸) پائن ایپل جوس۔

(ڈبوں میں بند)

۸ اونس=۱۴۰ کیلوریز

غذائی اجزاء۔ وٹامن سی اور بی ۶ فولیٹ۔ میگنیشیم۔ پوٹاشیم۔ تھایامین۔ آئرن۔ کیلشیم۔

نوٹ اس میں برومالین بھی شامل ہوتا ہے یہ ایک ایسا انزائم ہے جس کی وجہ سے خارش ہو سکتی ہے۔

(۹) آلو بخارا جوس۔

(ڈبوں میں بند)

۸ اونس=۱۸۲ کیلوریز

غذائی اجزاء۔ آئرن۔ وٹامن بی۔ ۶۔ وٹامن سی۔ پوٹاشیم نیاسین۔ ربافلووین۔ میگنیشیم ۔ فائبر۔

نوٹ عام طور پر اس میں فائبر کی کافی مقدار ہوتی ہے جو ہاضمے میں مدد دیتی ہے اور کیلسٹرول کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتی ہے۔

(۱۰) ٹماٹر کا جوس۔

(ڈبوں میں بند)

۶ اونس=۳۱ کیلوریز

غذائی اجزاء= وٹامن سی۔ اے اور بی ۶ فولیٹ۔ آئرن۔ پوٹاشیم۔ میگنیشیم نیاسین۔ تھایامین۔ فائبر۔

بقیہ صفحہ ۴

پڑھے۔ مجھے یونہی احساس ہو رہا ہے کہ زرعی یونیورسٹی کے مندوب جناب پروفیسر ممتاز حسن بھی مقالہ پڑھنے والوں میں شامل تھے۔ جناب زیڈ اے ہاشمی صاحب کا خطبہ انگریزی میں لکھا ہوا آیا تھا جسے میں نے اردو کا جامہ پہنایا تھا۔ ہاشمی صاحب نے اردو میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

۱۴ اور ۱۵/ اکتوبر کی درمیانی شب مشاعرہ ہوا جس میں مقامی شعراء کے علاوہ ' جناب عابد علی عابد جناب شیر افضل جعفری' جناب ثاقب زیروی' جناب شور علیگ' جناب عارف عبدالمتین' جناب کلیم عثمانی' جناب غلام جیلانی اصغر' جناب عاطر ہاشمی' علامہ لطیف انور' فیصل آباد کے جواں مرگ شاعر سلیم بیتاب اور بہت سے دوسرے شعراء شریک ہوئے تھے۔

مشاعرہ سے پہلے حضرت امام جماعت الثالث نے مندوبین کے اعزاز میں صدر انجمن کے لان میں عشائیہ دیا۔ مجھے یاد ہے کہ حضور تشریف لائے تو ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دوڑ کر والہانہ حضور سے لپٹ گئے حاضرین دو پرانے دوستوں کی اس بے تکلف ملاقات پر بہت خوش ہوئے تھے۔ ڈاکٹر سید نذیر احمد' گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل تھے۔

۱۵/ اکتوبر کو بھی چار اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں ادب کے مسائل زیر بحث آئے اس اجلاس کی صدارت استاذی المحترم پروفیسر سید وقار عظیم صاحب نے فرمائی اس اجلاس میں' مرحوم محمد حیات خاں سیال' علامہ لطیف انور' عاطر ہاشمی' جناب جمیل ملک' جناب اعجاز فاروقی' جناب عارف عبدالمتین' جناب جیلانی کامران' منصور قیصر جناب غلام جیلانی اصغر اور جناب ڈاکٹر وزیر آغا نے مقالات ارشاد فرمائے۔

دوسرے اجلاس میں جناب غلام حسین اظہر' جناب عبدالسلام اختر' جناب سمیع اللہ قریشی' جناب سید سجاد باقر رضوی' جناب غالب احمد اور جناب صدیق کلیم نے مقالات پڑھے۔ تیسرے اجلاس میں صحافت کے مسائل زیر بحث آئے' جناب عبدالرشید اشک' جناب ثاقب زیروی' جناب عبدالرشید تبسم نے مقالات پڑھے۔

چوتھا اجلاس ڈاکٹر وزیر آغا صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں محسنین اردو کا تذکرہ کیا گیا! مکرم نسیم سیفی صاحب نے مرزا سلطان احمد صاحب پر آغا محمد باقر نبیرہ آزاد نے مولانا صلاح الدین احمد پر' جناب مسعود احمد خاں دہلوی نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پر اور جناب ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے نیاز فتحپوری کے بارہ میں مقالات پڑھے۔

آغا صاحب کے صدارتی خطبہ کے بعد اردو کانفرنس اختتام کو پہنچی۔ مگر اس کی یاد اب تک دلوں کو گرماتی ہے۔ مدت رہیں گی یاد یہ باتیں ہماریاں!

غزل

دیکھ پائے گی رہگذر کیسے
بن ترے ہم کریں سفر کیسے

کس سے پوچھوں مری محبت کی
پھیل جاتی ہے ہر خبر کیسے

اس کا پیکر تو ایک سورج ہے
اس پہ ٹھہرے مری نظر کیسے

مدتوں ساتھ ساتھ چل کے بھی
روٹھ جاتے ہیں ہمسفر کیسے

کوئی پوچھے تو کیا بتائیں اسے
تم سے بچھڑے تھے ہم کدھر' کیسے

آ کے ٹھہرا ہے ہجر کا موسم
ہم گزاریں اسے مگر کیسے

جو بہاروں سے دوستی کر لیں
سوکھ جاتے ہیں وہ شجر کیسے

آصف محمود باسط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

بشریٰ شیروانی - جہلم

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب) نہایت نیک فطرت۔ سادہ مزاج۔ عبادات کی پابند خاتون تھیں۔

اپنے بیگانوں سب سے نہایت محبت سے پیش آتیں۔ بہت ہمدرد۔ غم گسار۔ مہمان نواز خاتون تھیں۔ بیت الحمد سے بہت محبت رکھتیں۔ خود بھی بیت الحمد میں عبادات کے لئے آتیں۔ اور بچوں کو بھی ساتھ لاتیں۔ مسعود احمد جہلمی ان کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ ان کا گھر جماعت احمدیہ جہلم کی بیت الحمد کے قریب گلی میں واقع تھا۔ اور ہمارے گھر سے دو گھروں کے فاصلے پر تھا۔ میں انہیں بھابھی جی کہا کرتی تھی۔

مسعود احمد جہلمی کے بچپن کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ مسعود احمد جب اسکول سے آتا۔ تو آپ آنے کے ساتھ ہی اسے بیت الحمد بھیج دیتیں۔ ایک دن میں نے کہا۔ آپ مسعود احمد کو سکول سے آتے ہی بیت الحمد بھیج دیتی ہیں۔ بچہ ہی تو ہے۔ کبھی اسے باہر بھی کھیلنے دیا کریں۔ تو کہنے لگیں۔ زبیدہ جی! میں نے اسے باہر بالکل کھیلنے نہیں دینا۔ میں نے تو اس کی زندگی وقف کی ہے۔ اس نے بڑے ہو کر دین کی خدمت کرنی ہے۔ میں اسے کیسے گلی کے بچوں کے ساتھ کھیلنے دوں؟ بہت دعا گو خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مرتبہ بیت الحمد جہلم میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق دی۔ اپنے بچوں کے لئے بہت دعائیں کرتیں۔ جو خدا کے فضل و کرم سے اکثر ان کی زندگی میں ہی قبول ہوئیں۔

ان پڑھ ہونے کے باوجود خدمت دین کا جذبہ بہت رکھتی تھیں۔ جب بھی بیت الحمد جہلم میں کوئی نئی لجنہ کی بہن آتیں۔ تو سب سے پہلے اسے آگے بڑھ کر نہایت ہی اپنائیت سے ملتیں۔ احوال دریافت کرتیں۔ نہایت حسن سلوک سے پیش آنا اپنا فرض سمجھتیں۔ پہلی ملاقات میں ہی ایسے اپنائیت سے ملتیں کہ دوسرے کو اجنبیت کا احساس تک نہ ہوتا۔ جیسے پہلے ہی جانتی ہیں۔

خدمت خلق کا جذبہ بھی بہت رکھتی تھیں۔ جب بھی جماعت میں کوئی بیمار ہوتا۔ تو پتہ چلتے ہی جلدی پہنچنے کی کوشش کرتیں۔ اور جا کر تیمارداری کرتیں۔ دباتیں اور بہت دلجوئی کرتیں۔

جماعت میں کوئی عورت یا بچی فوت ہوتی تو غسل دیتیں۔ اور کہتیں یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔

ایک مرتبہ میں نے کہا۔ بھابھی جی! جب بھی کوئی بہن فوت ہوتی ہے آپ چپکے سے اکیلے ہی چلی جاتی ہیں۔ کسی کا انتظار تک نہیں کرتیں۔ تو کہنے لگیں۔ میں نے جلدی پہنچنا ہوتا ہے۔ کسی کا انتظار کرنے سے دیر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ میں نے جا کر غسل کا سارا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ جہلم چھاؤنی کے قریبی گاؤں سعیلہ میں ایک بزرگ احمدی خاتون وفات پا گئیں۔ ان کے اپنے بچے تو سب بیرون ملک (افریقہ) میں تھے۔ اور وہ گاؤں میں اپنے عزیزوں کے پاس تھیں۔ بھابھی جی خبر ملتے ہی مجھے ساتھ لے کر فوراً وقت پر گاؤں پہنچ گئیں۔ اور جا کر غسل دیا۔

یہاں ایک اور بزرگ ہستی کا ذکر کرنا بھی نہایت ضروری سمجھتی ہوں۔ ان کا گھر بھی بھابھی جی کے گھر بالکل ساتھ ہی ہماری گلی کے سرے پر واقعہ تھا۔ پھوپھی جی (عائشہ بی بی صاحبہ) اہلیہ محمد حسین صاحب و ہمشیرہ مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل جہلمی۔

یہ رشتہ میں مسعود احمد جہلمی کی پھوپھی لگتی تھیں۔ اور بھابھی جی انہیں بہن جی کہا کرتی تھیں۔ اور ان کا نہایت ادب کرتیں۔

مجھے کہتیں میں نے یہ سب نیک باتیں یعنی دوسروں کی خبر گیری کرنا۔ اور غسل دینا یہ سب باتیں بہن جی سے ہی سیکھی ہیں۔ پھوپھی جی نہایت دعا گو۔ پارسا۔ محبت کرنے والی۔ مہمان نواز بزرگ خاتون تھیں۔ میت کو غسل دینا۔ اسی طرح بیمار پرسی کرنا۔ ان کی دو بڑی خوبیاں تھیں۔ پھوپھی جی ہمارے بزرگوار ابا جان حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب (فرزند رشید حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی) سے بھی نہایت ہی عقیدت رکھتی تھیں۔ اور ان کی خبر لینے اکثر جاتیں۔ اپنے بچوں کو بھی تاکید کرتیں کہ مولوی صاحب کے پاس جاؤ۔ اور ان کی دعائیں لو۔ ہمارے بزرگوار ابا جان کا نہایت احترام کرتیں۔ ان سے مشورے لیتیں۔ اور پھر ان پر پورا عمل کرتیں۔ پھوپھی جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بھابھی جی میں بھی صفت تھی۔ وہ بزرگ ابا جان کے پاس اکثر حال و احوال لینے آتیں۔ ان سے گھریلو معاملات میں مشورے لیتیں۔ اور ان پر عمل کرتیں۔ اس وقت پھوپھی جی کی اولاد کچھ لندن میں اور کچھ جرمنی میں رہائش پذیر ہے۔ پھوپھی جی نے ہمارے بزرگ ابا جان کی بہت خدمت کی ہے۔ اور بہت دعائیں لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھوپھی جی کے جنت میں درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیک عادات کا وارث بنائے۔

جماعت احمدیہ جہلم کی طرف سے بیت الحمد جہلم میں آنے والے مہمانوں کے کھانا تیار کرنے کی ذمہ داری بھابھی جی کے گھرانے کے ذمہ تھی۔ جب بھی کوئی مہمان بیت الحمد میں آتا۔ تو نہایت ہی محبت سے اور لگن سے کھانا تیار کرتیں۔ بھابھی جی (والدہ مسعود احمد جہلمی) نہایت مخلص اور نڈر احمدی خاتون تھیں۔

۱۹۷۴ء میں سخت گرمی کے دن تھے۔ کڑکتی دھوپ میں چھت پر تنور جلا کر بھابھی جی احباب جماعت کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے روٹیاں لگاتیں۔ گرمی کے مارے برا حال ہو جاتا۔ چہرہ سرخ ہو جاتا۔ یہ دیکھ کر پھوپھی جی (عائشہ بی بی صاحبہ) نے کہا۔ صفیہ! تم اتنی ساری روٹیاں اتنی شدت کی گرمی میں اکیلی پکاتی ہو۔ آدھی روٹیاں کسی دوسری بہن کو پکانے دو۔ تو جواب دیا۔ بہن جی! مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ میں ساری روٹیاں پکالیتی ہوں۔ گویا انہیں کام کرتے بڑا لطف آ رہا تھا۔ اس ضمن میں مسعود احمد جہلمی کے بزرگ والد ماسٹر عبدالرحیم صاحب کا ذکر لکھنا بھی ضروری سمجھتی ہوں۔ اپنی بیوی کی طرح خدمت خلق اور میت کو غسل دینا۔ یہ دونوں خوبیاں ان میں بھی بدرجہ اتم موجود تھیں۔

"ان دنوں چوہدری عبدالعزیز صاحب امیر جماعت جہلم تھے۔ چوہدری صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب نے مل کر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت اقدس میں جا کر گزارش کی۔ کہ حضور جماعت احمدیہ جہلم کے پاس قبرستان کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ جب تک انتظام نہیں ہو گا۔ جماعت احمدیہ جہلم کا کوئی فرد فوت نہیں ہو گا۔

ملک عنایت اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ چوہدری عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم ایک اور فرد۔ یہ تینوں احباب جماعت جہلم کے ڈی۔ سی صاحب کو ملے۔ انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ تو چوہدری عبدالعزیز صاحب نے ڈی۔ سی صاحب کے سامنے بلند آواز میں ملک عنایت اللہ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ اگر کوئی احمدی فوت ہو گیا۔ تو ہم نہلا۔ دھلا کر اور کفن پہنا کر ڈی۔ سی صاحب کی کوٹھی چھوڑ جائیں گے۔ ابھی یہ وفد بیت الحمد نہیں پہنچا تھا۔ کہ ڈی۔ سی صاحب نے قانونگو اور پٹواری کو بھجوایا۔ کہ آ کر قبرستان کے لئے زمین لے لیں۔

"چنانچہ جب تگ و دو کے بعد زمین مل گئی۔ تو چند دن کے بعد پھوپھی جی (عائشہ بی بی صاحبہ) ہمشیرہ مولوی عبدالکریم صاحب وفات پا گئیں۔ اور سب سے پہلی قبر اس قبرستان میں ان کی ہے۔"

اس پیرہ کی تصدیق بزرگ مستری عبدالرحیم صاحب موجودہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم اور بزرگ ملک عنایت اللہ صاحب موجودہ سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ جہلم نے کی ہے۔ (اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کو جزا دے) بھابھی جی نے اپنے بچوں کی نہایت نیک تربیت کی۔ اور انہیں نصیحت کی کہ سب اپنا ایک ایک بچہ وقف کرنا۔ اس وقت ان کی اکثر اولاد بیرون ممالک رہائش پذیر ہے۔

پڑھی لکھی نہ تھیں۔ مگر کلام الٰہی پڑھنے کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد اچانک دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ میں خبر لینے گئی۔ نورانی چہرہ نہایت پر سکون تھا۔ میں نے حال پوچھا۔ کہنے لگیں۔ خدا کا شکر ہے۔ میں اب ٹھیک ہوں۔

پھر احمدیت کا ذکر شروع کر دیا۔ کہنے لگیں۔ "ہم ختم ہو جائیں گے۔ مگر احمدیت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ خدا کے فضل کے ساتھ یہ جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔"

میری ان سے یہ آخری ملاقات تھی اور یہ ان کی میرے ساتھ آخری باتیں تھیں۔

چند دن بعد اچانک وفات پا گئیں۔ موصیہ تھیں۔ ربوہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

ان کی وفات سے جماعت احمدیہ جہلم میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ بھابھی جی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی اولادوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی نیک عادات کا وارث بنائے۔

توحید کا پیغام پہنچانے کی راہ میں قربانیاں

آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی (------) میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانیوالی ساری قربانیاں ایک طرف کردیں تو اس کے مقابل پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس زمانہ میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو سزا نہیں دی جا رہی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۱۲
IMRS. RAQQAYA PEER WIFE OF HABIBURREHMANPEER
پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات مالیتی ۱۶۵۰ ڈالر ۲۔ حق مہر ۵۰۰۰ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ
RUQQAYA PEER WIFE OF HABIB UR REHMAN PEER 3965 NORTH 08TH STREET PHILADELPHIA PA 19140 U.S.A.

گواہ شد نمبر ۱
MUJEEB CHAUDHRY S/O ATTA ULLAH CHAUDHRY U. S. A.
وصیت نمبر ۲۵۳۰۵ گواہ شد نمبر ۲
IMTIYAZ.A.RAJEKIU.S.A.
وصیت نمبر ۲۲۵۶۹

مسل نمبر ۲۹۳۱۳ میں فرحان بشارت ولد پروفیسر بشارت احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرحان بشارت

110-UNIVERSITY PRIVAT ROOII ATTAWA ONT KIN9A8 CANADA
گواہ شد نمبر ۱ عبدالستار ناصر سیکرٹری وصایا آٹوا کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ عبدالشکور ناصر کینیڈا

مسل نمبر ۲۹۳۱۴ میں سارہ چیمہ زوجہ خالد جاوید قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی مالیتی ۹۰۰ روپے پاکستانی ۲۔ حق مہر ۱۵۰۰۰ روپے وصول شدہ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساوا خالد چیمہ زوجہ خالد جاوید چیمہ
55 COLLINGROVE RD SCARLEOROUGH ONT MIE 4Z2CANADA.
گواہ شد نمبر ۱ عبدلحمید وڑائچ وصیت نمبر ۲۷۳۱۴ کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ منیر الحق شاہد ابن ابوالمنیر نور الحق صاحب وصیت نمبر ۱۷۶۱۴

مسل نمبر ۹۲۳۱۵ میں حافظ عبدالعزیز وڑائچ ولد عبدالقدوس وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد کلائی کی گھڑی مالیتی اندازاً ۲۰ ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ایں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ عبدالعزیز وڑائچ ولد عبدالقدوس وڑائچ
55 Collincegrove Rd Searborough ont Mie 4z2 Canada
گواہ شد نمبر ۱ عبدالحمید وڑائچ ولد عبدالقدوس وڑائچ وصیت نمبر ۲۷۳۱۴ گواہ شد نمبر ۲ منیر الحق شاہد وصیت نمبر ۱۷۶۱۴ کینیڈا

مسل نمبر ۲۹۳۱۶ میں قمر شہناز زوجہ منیر احمد چوہدری قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی ۶ تولے مالیتی اندازاً ۱۰۰۰ کینیڈین ڈالر ۲۔ حق مہر ۱۰۰۰۰ روپے پاکستانی اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قمر شہناز زوجہ منیر احمد چوہدری
Cmberland 2247 Dunnig Ont Koalso Canada
گواہ شد نمبر ۱ منیر احمد چوہدری ولد مبشر احمد چوہدری خاوند موصیہ کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ عبدالستار ناصر
6-2373-Ogilvie Rd. Gloucester Ont Kis 7N4 Canada.

مسل نمبر ۹۲۳۱۷ میں لئیق احمد رفیع ولد ملک نذیر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت اکتوبر ۱۹۶۵ء بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لئیق احمد رفیع ولد ملک نذیر احمد صاحب
3425 Morniny Star Dy mississauga Ont L4T Iyl Canada
گواہ شد نمبر ۱ مرزا مبارک احمد
7526 Rd Stone Mississauga Ont Canada
گواہ شد نمبر ۲ شاہد مرزا
7728 Benaoon Rd. Mississauga Ont L4T 3G3

مسل نمبر ۲۹۳۱۸ میں امیر احمد رشید ولد احمد بخش خان صاحب قوم بزدار بلوچ پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امیر احمد رشید ولد احمد بخش خان
7475 Delepee 405 Montreal PO H3N 2E4 Canada
گواہ شد نمبر ۱ حمید اللہ وصیت نمبر ۲۷۷۴۰ گواہ شد نمبر ۲ عزیز الرحمان حافظ زادہ وصیت نمبر ۲۰۷۶۲ کینیڈا

مسل نمبر ۲۹۳۱۹ میں منور احمد جاوید چوہدری ولد چوہدری محمد اسلم صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال ۴ ماہ بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۶۴ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری منور احمد جاوید ولد چوہدری محمد اسلم صاحب
780-Jarry W II 45 Mtl Qut H3N 1G6 Canada
گواہ شد نمبر ۱ حمید اللہ وصیت نمبر ۲۷۷۴۰ کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ احسان الہٰی کینیڈا

مسل نمبر ۲۹۳۲۰ میں رفعت شہناز چوہدری زوجہ چوہدری منور اسلم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر ۴۵۰۰ امریکہ ڈالر بذمہ خاوند ۲۔ زیورات طلائی وزنی ۲۵۰ گرام مالیتی ۴۰۰۰ امریکن ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ ڈالر کینیڈین ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رفعت شہناز چوہدری زوجہ چوہدری منور اسلم
8590 Cham Pagneur 31 H3N 2L2 Montreal Quebec Canada
گواہ شد نمبر ۱ حمید اللہ وصیت نمبر ۲۷۷۴۰ کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ چوہدری منور اسلم وصیت نمبر ۲۰۶۲۴ کینیڈا

بقیہ صفحہ ۱

(کینیڈا) کے بیٹے ہیں۔ دولہا دلہن دونوں حضرت بابو اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان (یکے از رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ نیز دولہا حضرت حامد حسین خان صاحب (یکے از رفیق حضرت بانی سلسلہ) کا پوتا ہے۔

اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۶- دسمبر- سردی کا سلسلہ جاری ہے- ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۲ درجے سنٹی گریڈ

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کی قیادت خود سنبھال لی ہے- اس سے پہلے بیگم نصرت بھٹو پارٹی کی چیئر پرسن تھیں جبکہ بے نظیر پارٹی کی شریک چیئر پرسن تھیں- پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں قرارداد پیش کی گئی جسے اتفاق رائے سے منظور کیا گیا- پارٹی کے اس اجلاس میں بیگم نصرت بھٹو موجود نہ تھیں- سنٹرل کمیٹی کے ۳۵ میں سے ۲۵ اراکین نے اجلاس میں شرکت کی-

○ بی بی سی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے پارٹی کی چیئر پرسن مقرر ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس فیصلے پر بیگم نصرت بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو کی طرف سے سخت رد عمل ہو سکتا ہے- دیکھنا یہ ہے کہ یہ فیصلہ پارٹی میں کنفیوژن ختم کرنے میں مددگار ہو گا یا بحران کو مزید بڑھائے گا بی بی سی نے کہا ہے کہ عین ممکن ہے کہ بھٹو خاندان میں اختلافات میں اضافہ ہو جائے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کے یوم تاسیس پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب حسین مستقبل آواز دے رہا ہے- کارکن آزاد ہیں اب کوئی ان پر لاٹھی چارج یا آنسو گیس نہیں برسائے گا- ہم تاریخ کے سامنے شرمندہ نہیں- ضمیر کی عدالت میں ہمارا سر فخر سے بلند ہے- ہم میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو تاریک راہوں میں مارے گئے جنہوں نے پھانسی کے پھندوں کو چوم لیا- جن کی چمکتی جوانیاں کال کوٹھڑیوں میں گذر گئیں- اب ہماری جدوجہد نئے انداز سے شروع ہو گی- اب ہمیں بے روزگاری ختم کرنی ہے- تعلیم عام کرنی ہے- اپوزیشن کا لہجہ جتنا بھی کڑوا ہو ہمیں سخت لہجہ نہیں اپنانا چاہئے-

○ سرائے عالمگیر کے قریب جی ٹی روڈ پر بے قابو بس جنگلہ توڑتی ہوئی نہر میں جا گری جس سے ۳۷- افراد جاں بحق ہو گئے- ڈان کوچ کی یہ بس ملتان سے راولپنڈی جا رہی تھی- حادثہ صبح پونے چار بجے پیش آیا- آرمی کے غوطہ خور لاشیں نکالنے کے لئے طلب کر لئے گئے ہیں- بد قسمت بس کو آرمی کی کرین کے ذریعہ نکال لیا گیا- ۱۱- مسافر موجوں کا مقابلہ کرتے کنارے پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے- حادثہ کے وقت بیشتر مسافر سو رہے تھے- ہلاک ہونے والوں میں ۱۰ بچے اور دو خواتین بھی شامل ہیں- وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے کنبہ کے سربراہ کی ہلاکت کی صورت میں ۵۰ ہزار روپیہ فی کنبہ امداد دینے کا اعلان کیا گیا ہے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کی شکایات ترجیحی بنیادوں پر حل کی جائیں گی- صدر وزیر اعظم سے مل کر ان سے سندھ میں اتفاق رائے سے طاقت کا توازن پیدا کرنے کو کہیں گے- پیپلز پارٹی سندھ کے اراکین صوبائی اسمبلی نے کہا تھا کہ اگر ایم کیو ایم کو حکومت میں شامل کیا گیا تو وہ مرتضیٰ بھٹو کی پارٹی میں شامل ہو جائیں گے- ایم کیو ایم کے اشتیاق اظہر نے صوبہ سندھ کے معاملات پر صدر سے بات چیت کی- یہ ملاقات دونوں جماعتوں کے تعلقات میں نیا موڑ ہے-

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کاش! ہمیں ۱۹۹۵ء تک حکومت کرنے کا موقع مل جاتا تو ہم پاکستان کی قسمت بدل کر رکھ دیتے- میں خود منجمد ہو سکتا ہوں ایٹمی پروگرام منجمد نہیں کر سکتا- ہم نے جو منصوبے شروع کئے تھے ان کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے- موٹروے پراجیکٹ کو چھوٹا کر دیا گیا ہے- انہوں نے کہا کہ چٹھہ لیگ کے امیدوار پیپلز پارٹی کے کندھوں پر سوار ہو کر کامیاب ہوئے-

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے اجلاس بلانے کے لئے ریکوزیشن دے دی ہے- چار نکاتی ایجنڈا میں امن و امان اور ضمنی انتخابات کے موقع پر لاقانونیت کو زیر بحث لانے کو کہا گیا ہے- نواز شریف پر قاتلانہ حملے کے بارے میں تحریک التوا پیش کی جائے گی-

○ وزیر اعظم کے اقتصادی مشیر مسٹر وی اے جعفری نے کہا ہے کہ زرعی ٹیکس لگایا جائے گا- فارمولا پارلیمنٹ وضع کرے گی-

○ امید ہے کہ چند دن تک ۳۰- ہزار افراد کو بحال کرنے کا باضابطہ اعلان کیا جائے گا- ان کو پیپلز پارٹی کے سابقہ دور میں بھرتی کیا گیا تھا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر سید فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ نواز شریف دور میں کی گئی ۲۵ ہزار بھرتیوں کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا-

○ بھارت میں بابری مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں-

○ پاکستان متحدہ عرب امارات کو دریائے سندھ کا پانی فروخت کرے گا- شیخ زید کی طرف سے پائپ لائن بچھانے کی تجویز دی گئی ہے- جس پر ۱۵- ارب ڈالر کی لاگت آئے گی- اس کے بدلے میں پاکستان کو بھاری معاوضہ دیا جائے گا-

○ سارک ممالک کی سربراہ کانفرنس اگلے سال بھارت میں ہو گی جگہ کا تعین نہیں کیا گیا-

• جرسی • سویٹر • بچگانہ سوٹ
شاد شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : ۲۱۲۲۵۴

ضرورت کوٹھی
مجھے ماڈل ٹاؤن یا اس کے گرد و نواح میں ۳ بیڈ کی کوٹھی یا اسکا پورشن فوری درکار ہے-
خواہشمند احباب اس پتہ پر رابطہ کریں-
پتہ: منیر احمد قریشی
ایچ- ۴۶ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۸۵۱۵۶۷ ۸۵۰۹۶۴

تبدیلی فون نمبر

○ افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے-
پرانا 440 نیا نمبر 212240
چوہدری فضل احمد افسر خزانہ (گھر)
پرانا 445 نیا نمبر 212445

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام ریحانہ خانم سے بدل کر اب ریحانہ ارشد رکھ لیا ہے- آئندہ سے مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

ریحانہ ارشد سابقہ نام ریحانہ خانم
مکان نمبر ۱۱ گلی نمبر ۴۷ جی ۷/۴
اسلام آباد- حال مغربی جرمنی

زچگی سے متعلق پیش آمدہ پیچیدہ مراحل میں (سوائے ڈیلیوری) بفضلہ تعالیٰ ہومیوپیتھی کی سالہا سال سے آزمودہ
معاون دایہ ادویات
سے استفادہ فرمائیں- لٹریچر فری
نذیر ہومیو سنٹر دار العلوم شرقی ساہیوال روڈ ربوہ
فون ۲۱۱۵۹۷

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS-250/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس RS 130/-
ATHRA COURSE اٹھراء کورس RS 125/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۷۷۱-۶۰۶

ہو الشافی
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُر امید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 558
ربوہ میں ہر ماہ کی 5 6 7 تاریخ کو
کراچی میں ہر ماہ کی 12 13 14 15 تاریخ کو
ملتان میں ہر ماہ کی 25 26 27 28 تاریخ کو
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☎ 218527